



السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

روزہ کی حکمت

اجواب بعون الوہاب بشرط صحیح السوال

و عليکم السلام ورحمة الله وبرکاته

الحمد لله، والصلوة والسلام على رسول الله، أما بعد

روزہ کی حکمت

(از مولوی عبدالرحمن صاحب مدرس مدرسہ کوت رادھا کش ضلع لاہور)

الحمد لله! حمد اہل اسلام کو ماہ رمضان مبارک ہو خاکسار جسما بچان ماہ رمضان کی فضیلت کو لکھے تو کیا لکھے جب کہ اس بارہ کت ماہ میں ازوئے آیے کہ میں

شہر رمضان الذی اُنْزَلَ فِي النَّزَّانَ ۖ ۱۸۵ سورۃ البقرۃ

فرقان حمید حسی مکتب میں کا نزول ہو۔ گویا اس پاک مینی میں خداوند عالم نے لپٹے فضل و کرم سے بندوں پر اپنی برکات کبیرہ اور انعامات کثیرہ کے باب کو دیا۔ یہ وجہ ہے کہ اس مبارک مینی میں اللہ تعالیٰ کی جس قدر برکتیں اس کے بندوں پر نازل ہوتی ہیں۔ اتنی کسی اور مینی میں نازل نہیں ہوتی۔ صوفیائے کرام نے ماہ رمضان کو تنویر القلب کے لئے مفید لکھا ہے۔ کہ اس میں کثرت سے مکافات ہوتے ہیں۔ اور نمازندگی نفس کرتی ہے۔

الحمد لله! اسلام نے ماہ رمضان کے اس عالم گیر فیض کو مد نظر رکھتے ہوئے اسی ماہ میں روزوں کا انضباط کیا۔ جب کہ روزہ تمام عملیات کے ثوابات سے زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ اور بخلاف اپنی نوعیت کے حملہ عبادات اللہ سے بے نظیر ہے۔ لیکن تو یہ ہے کہ روزہ ترکیہ نفس کے حق میں اکسر اور عذاب دوزخ سے نجات دلانے کے لئے دھال کا حکم رکھتا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے۔ الصائم جنتیں یعنی ماہ رمضان اس کے لئے روزے انسان کے عذاب دوزخ سے بچانے کے لئے توڑھاں ہیں تفصیل اس لمحہ کی یہ ہے کہ انسان روزہ رکھنے سے تمام قسم کے گناہوں سے خلاصی پا لیتا ہے۔ اگر روزہ کے حقیقی معنوں پر غور کیا جائے۔ تو یہ حقیقت بخوبی زہن نشین ہو جائے گی۔ کہ روزہ انسان کو کس طرح تمام گناہوں سے پاک و صاف کر دیتا ہے۔ روزہ کو عربی زبان میں صوم کہتے ہیں اور صوم کے معنے عربی لغت میں لکھے گا موسی بنینے اور بلند ہونے کے ہیں۔ وجہ یہ کہ صائم کو حالت صوم میں ایک و شرب اور حمام وغیرہ سے کرنا پڑتا ہے۔ اور گلم وغیرہ ادبیات و خرافات سے اور دیکھر قسم کے لاطائل امورات سے ابھات کرنا لازمی امر ہوتا ہے۔ ورنہ اس کا روزہ خدا کے ہاں کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ بلندی کے معنی اس لئے کہ روزہ خدا کی بارگاہ میں تمام عبادتوں سے زیادہ بلند درج رکھتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ روزہ دار کو روزہ کی مذکورہ بالا پاندیاں واقعی ایک زاہد پارسا بنا دیتی ہے۔ اور یہ روزہ کا ایک بڑا بھاری معجزہ ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں خواہ اللہ تعالیٰ نے روزہ کی علت غالی بولیں بیان فرمائی۔۔۔

بِأَيْمَانِ الَّذِينَ آتُواكُتبَ عَلَيْكُمُ الْأَصْيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَكُمْ مُتَّحِثِّنُونَ ۖ ۱۸۳ سورۃ البقرۃ

"یعنی حکم بواتر پر روزہ کا جیسے کہ حکم تمام سے پہلی قوموں پر (پھر فرمایا) روزہ رکھنے کا امر اس لئے نازل ہوا کہ تم پر ہمیز کارہن جاؤ۔"

الله اکبر خداوند کریم کا یہ کتنا بڑا احسان ہے۔ کہ اس نے بپنے بندوں کو محض مستحق بنانے کی خاطر روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ العقد روزہ بمار سے لئے مشمار فواد رکھتا ہے۔ جن کی تفصیل کے لئے ایک دفتر کی ضرورت ہے۔ لہذا ہم نہایت اختصار سے اس کی خوبیاں و حکمتیں زیل میں لکھ کر دشمنان اسلام کو یہ دکھاتے ہیں۔ کہ ہمارا اسلامی روزہ لکھنی بڑی حکمت پر مبنی ہے۔

- انسانی فطرت اس بات کو چاہتی ہے۔ کہ نفس بہیشہ عقل کے ماتحت رہے جو نکر روزہ میں کسی نفس کی کسی خواہش کی بھی پرواہ نہیں کی جاتی۔ بلکہ اس کی بہر تنا کو دبایا روزہ دار کا فرض اولین ہوتا ہے۔ لہذا نفس امارہ عقل کی 1 مانع ہے۔

- انسان احسان فرموش وفع ہوا ہے۔ ہم دن رات اللہ کی نعمتیں کھاتے پیتے ہیں۔ لیکن شکر گزاری کا نام تک نہیں لیتے۔ اور یہ امر مسلم ہے۔ کہ اگر کسی کی کوئی محیب مرغوب چیز کو چھ عرصہ تک گمراہے تو اس کو اس کی قدر 2 معلوم ہوتی ہے۔ یہی حال روزہ دار کا ہے۔ سارا دن کھانا پنا متروک ہونے کی وجہ سے اس کو شام کے وقت قدر معلوم ہوتی ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا حقیقی شکر گزار رہتا ہے۔

- پوچنکہ انسان کو روزہ میں بھوکا پیاسا سارہنا پڑتا ہے۔ اس لئے اس میں مسالکین و فقراء کے ساتھ حقیقی مروت و بدروی کرنے کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ کچونکہ جن امراء نے بھوک بھوک پیاس دیکھی ہی نہیں۔ وہ غباء، کے 3 احوال سے کب آشنا ہو سکتے ہیں۔ بنتول حافظ ع

کباداند حال دا سکار ان ساحل ہے۔

۴- عشق و محبت کے اس تقاضے کو ایک عاشق بخوبی جاتا ہے۔ کہ جب یادِ مسحوق اس کو پیغام رکھ دیتا ہے۔ تو وہ کھانے پینے کو ترک کر دیتا ہے۔ دنیا کی دلکش سے دلکش چیزیں موجود ہوتی ہیں۔ مگر عاشق کا دل کسی کو بھی نہیں چاہتا۔ یہی حال روزہ میں روزہ دار کا ہے۔ اللہ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اس کی محبت اور بہروت و عظمتِ حضرت انسان کو اکل و شرب کا صحیح تارک بنادیتی ہے۔ کیا اس سے زیادہ کوئی اور عشق و محبت ہو سکتی ہے۔ جب کہ حضرت انسانِ محض اللہ تعالیٰ کے لئے ماہِ رمضان کے آنے پر معاف نمائے ہی کو ترک کر دیتا ہے۔ جن کو وہ اس سے پسلے دن رات کھانے پینے کا عادی تھا۔

۵- علمِ نفس کے ماہِ من اس مسئلے کو ہجھی طرح بدلنے تھے۔ کہ قدرت نے انسان میں قواںِ ترتیب سے رکھے ہیں کہ ایک وقت سے مدد سے دوسرا وقت ترتیب پاتی ہے۔ اگر اس مدد سے وقاراصل و قانون پر روزہ کی حقیقت کو دیکھا جائے تو روزہ میں سوبات کی ایک بات جو نظر آتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب حالتِ روزہ میں حکمِ اللہ کے مطابق حلال چیزوں کو مخصوصیت کی طاقت ترقی پائیتی ہے۔ پھر اس کی مدد سے حرام اشیاء کو ترک کرنے کی قوت خود بخوبی ترتیب پا جاتی ہے۔ کیونکہ یہ تو غیر ممکن ہے۔ جو شخصِ خوفِ الہی سے حالتِ روزہ میں حلال اشیاء کو ترک کر دینا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ وہ حرام چیزوں اور دینگوں کی قسم کے امورِ ممنوع کو نہ پڑھوئے۔

۶- پھونکہ روح اور جسم میں ایک خاص تعلق ہے۔ اس کے لئے اطباء نے جہاں جسم کو سال میں ایک دفعہ مسئلہ دیا جانا ضروری کیا ہے۔ ہاں طبیبِ حقیقتی نے بھی روح کے لئے سال کے بعد ایک بار روزہ کا مسئلہ فرض کیا تاکہ موادِ فاسدہ اور غذیظِ خاطریں جمع ہو کر جسم و روح کو خراب نہ کریں۔

۷- مخالفینِ اسلام اکثر اوقات یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ مسلمان روزہ رکھ کر بخوبی بھوک کے پیاس سے مر اکرتے ہیں کیا فائدہ ہے سو عرض ہے کہ بھوک و پیاس اسراہنا حضرت انسان کے لئے زحمت نہیں بلکہ رحمت ہے جماء سے جا کر بخوبی جیئے گا کہ انسان کو کئی ایک بیماریاں ایسی لاحق ہوتی ہیں جن کا علاج صرف بھوک پیاس ہی ہوتا ہے۔ اور اسے

۸- جس طرح جسمانی صحت کے لئے اطباء نے بھوک پیاس کو مفید خیال کیا ہے۔ ایسا ہی زابدوں اور عابدوں نے بھوک کو ترکیہ نفس و صفائیِ قلب کے لئے اکیرہ ثابت کیا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ کے ارشادات ہیں۔

(الف) "اجماع سیدِ اعلم" ("یعنی بھوک تمام علموں کی سردار ہے۔)

(ب) "اجماعِ مع الجادة" ("یعنی بھوک تمام عبادتوں کا مذہب ہے۔)

(ج) "اجماعِ طعامِ الانبیاء" ("یعنی بھوک نبیوں کی خوارک ہے۔)

د) "طرد و افلو بحسب اجمع لفظ و ای اعظمه اللہ تعالیٰ" ("یعنی تم اپنے دلوں بھوک سے صاف کرو۔ تاکہ تم اللہ کی عظمت جبروت کو دیکھ سکو") (۱)۔ اغرض بھوک و پیاس نہ کیہ نفس کے لئے ایک کامل زریعہ ہے۔ جس کا نبیوں کے علاوہ رشیوں اور مینوں نے بھی اعتماد کیا ہے۔ (۲۱ جون ۲۵ء)

(۱) رقم مضبوط نے ان روایات کو بغیر حوالہ ہی نقل کیا ہے۔ ولدِ اعلم (محمد اور ازار)

حدا ماعندی ولدِ اعلم بالصواب

فتاویٰ شانیہ امر تسری

جلد ۰۱ ص ۶۴۳

محدث فتویٰ